اپنے اپنے ظرف کے مطابق کھینچ تان کر رہے تھے۔ تاہم، ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء میں قیامِ پاکستان کے بعد، ۱۹۵۴ء میں بھارت سے اچانک غلغلہ بلند ہوا کہ: ''جماعت اسلامی کے دستور میں بیان کردہ عقیدے سے متعلق عبارت کی روشنی میں یہ جماعت اہلِ سنت سے خارج اور گمراہ ہے''۔ اس ناگہانی افتاد یا 'کرم فرماؤں' کی مشقِ ناز کا جائزہ لینے کے لیے مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب نے پہل قدمی کی۔ انھوں نے ایک خاص مکتبِ فکر کے مذکورہ فتوؤں اور سوقیانہ مہم کا جائزہ لینے کے لیے عرب وعجم اور ہندو پاکستان سے تحریری سطح پر رابطہ قائم کیا، پھر اسلامی تاریخ اور مآخذ تک رسائی حاصل کی۔ اس کاوش سے جو نتیجہ نکلا اسے اس کتاب میں ڈھال دیا۔

نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ یہ کتاب ناپید تھی۔ ڈاکٹر عبدالحی ابڑو، شکیل عثمانی اور خلیل الرحمٰن چشتی نے اس کتاب کی ترتیبِ نو کے دوران متعدد قیمتی اضافے کرتے ہوئے سوانحی وتوضیحی نوٹس سے معنویت کو دوچند کر دیا۔

پرانی بحثوں کو تازہ کرنا اس کتاب کی اشاعتِ نو کا مقصد نہیں ہے بلکہ سفر کی ایک کٹھن گھاٹی کو عبور کرنے کا منظر بیان کرنا مطلوب ہے۔ پھر دستور میں بیان کردہ عقیدے کے تقاضوں کو خاص طور پر دینی تحریکوں میں تازہ کرنے کا پیغام دینا بھی پیش نظر ہے۔ یہ قیمتی دستاویز علم، تاریخ اور عمل کو ایک جہت عطا کرتی ہے۔ (سلیم منصور خالد)

مخزنِ حکمت و دانش، ملک احمد سرور۔ ناشر: طٰہٰ پبلی کیشنز، ۱۹- ملک جلال الدین (وقف) بلڈنگ، چوک اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۳۳-۴۴۷۰۵۰۹۔ صفحات: ۵۹۲۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

مصنّف کا شکوہ بجا ہے کہ ایک زمانے میں قرآن و حدیث کے بعد رومی و سعدی کی حکایات کو حکمت و دانش کا خزانہ سمجھ کر انھیں پڑھا اور سنا جاتا تھا، مگر پروپیگنڈے اور 'ترقی' کے اس دور میں جو شخص زیادہ چیختا ہے اور دھڑلّے سے جھوٹ بولتا ہے، وہی حکیم اور دانش ور ہے۔ ہمارے خیال میں اس 'حکمت و دانش' کے نمونے آج کل کے اخباری کالموں میں بھی مل جاتے ہیں۔

زیرنظر کتاب مصنف کا 'حاصلِ مطالعہ' ہے جو ماہ نامہ بیدار میں 'حکمت و دانش' کے عنوان سے شائع ہوتا رہا، اِسے اضافوں کے ساتھ عنوان وار مرتب کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث اور صدیوں کے انسانی تجربات کی روشنی میں زندگی کے نشیب و فراز سے عہدہ برآ ہونے کی تدابیر، بعض ابواب

کے موضوعات ان کے عنوانات سے واضح ہیں (افضل واحسن اعمال، علم، جہاد، انفاق، دُعا، قرآنِ حکیم، ذہانت وحاضر جوابی، عدل وانصاف کے چند قابلِ رشک مناظر، ادبی شگوفے وغیرہ)، جب کہ بعض عنوانات عمومی نوعیت کے ہیں (اقوالِ حکمت و دانش، متفرق شہ پارے، بکھرے موتی وغیرہ)۔ ان کے تحت فہرست کی ضمنی سرخیوں سے حکایات واقوال کے تنوع کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ غور وفکر اور تفکّر وتدبر کے ساتھ، کتاب میں رونے اور ہنسنے اور حصولِ عبرت کا لوازمہ بھی یکجا ہے۔ ایک مختصر نمونہ: ''ایک دفعہ ایک شخص نے سرسیّد کو خط لکھا کہ اگر نماز میں بجائے عربی عبارتوں کے، ان کا اُردو ترجمہ پڑھ لیا جائے تو کوئی حرج اور نقصان تو نہیں؟ سرسیّد نے جواب دیا: ہرگز کوئی ہرج اور نقصان نہیں، صرف اتنی سی بات ہے کہ نماز نہیں ہوگی'' (ص ۱۸۷)۔ ایک اور: شاہِ ہندستان سلطان ناصرالدین محمود بغیر وضو کبھی اسمِ مبارک 'محمدؐ' زبان پر نہ لاتا تھا۔ (ص ۴۰۸)

کتاب مجلّد اور طباعت وپیش کش اطمینان بخش ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تعارف کتب

⊙ مغربی زبانوں کے ماہر علما (علی گڑھ کالج کے قیام سے پہلے)، پروفیسر سید محمد سلیم۔ ناشر: مجلس ترقی ادب ۲-کلب روڈ لاہور۔ صفحات: ۵۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔ [اس نہایت معلومات افزا کتاب کی طبع دوم کا اہتمام ڈاکٹر تحسین فراقی نے ایک مختصر دیباچے کے ساتھ کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ انگریزوں کی آمد سے پہلے برعظیم پاک وہند کے مدرسوں میں ایسے اصحاب علم ودانش کی کثیر تعداد موجود تھی جو مغربی زبانیں جانتے تھے۔ کتاب میں ان فاضلین کے تعارف کے ساتھ، ان کی ترجمہ شدہ کتابوں کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ گویا یہ کتاب آبا کے قابل فخر کارناموں سے آگاہ کرتی ہے۔]

⊙ گردشِ ایام، محمد فاروق چوہان، ناشر: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، یثرب کالونی، بنک سٹاپ، والٹن روڈ، لاہور کینٹ۔ صفحات: ۵۹۲۔ قیمت ۱۵۰۰ روپے۔ [یہ کتاب مصنف کے ان کالموں پر مشتمل ہے، جو مختلف قومی، ملّی، سیاسی موضوعات پر روزنامہ جنگ میں شائع ہوتے رہے۔ ہر موضوع کو فوری طور پر زیر بحث لاکر نقطۂ نظر پیش کیا گیا۔ اس طرح یہ کتاب ایک طرح سے مختلف مسائل کی تاریخ بھی بیان کرتی ہے۔]